سوال

(76)اگرایک مسلم سہواًذبح کے وقت تکبیر بھول گیا تو   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرایک مسلم سہواًذبح کے وقت تکبیر بھول گیا توکیاوہ جانورحلال ہے۔یا حرام۔اورتکبیر کے ساتھ انی وجھت الخ پڑھنا ضروری ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلم بسم اللہ بھول جائے تومعاف ہے۔حدیث میں آیا ہے۔کہ مسلم کے دل میں بسم اللہ ہے۔عند الذبح انی وجھت پڑھنا مسنون ہے۔(اہل حدیث 24جون 1932ء)

شرفیہ

قولہ بسم اللہ بھول جائے الخ حرام ہے۔اس لئے کہ یہ نص صریح کتاب اللہ کے خلاف ہے۔

وَلا تَأكُلوا مِمّا لَم يُذكَرِ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ وَإِنَّهُ لَفِسقٌ ۔۔۔ ١٢١ ... سورة الأنعام

یہ ایسا ہے جیسے

لا تَأكُلوا أَموٰلَكُم بَينَكُم بِالبٰطِلِ

اورجس حدیث کا مولانا نے ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔وہ ابن عباس سے مروی ہے۔

پس کتاب اللہ اورحدیث سے بسم اللہ۔واللہ اکبر۔ذبیحہ کے لئے شرط ہے۔

نص کتاب وسنت کے مقابل قول صحابی حجت نہیں۔اورمرفوع روایت جوخلاف ہے۔اول توصحیح نہیں دوم نص صریح کتاب اللہ کے خلاف ہے۔لہذا قابل عمل نہیں۔اورکتاب وسنت صحیحہ کے ہوتے ہوئے کسی کا قول حجت نہیں۔

(ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی۔ فتاوی ثنائیہ۔ جلد اول۔ ص 870)

توضیح

حافظ ابن کثیرؒ نے اس بارہ میں علماء کے تین قول نقل کیے ہیں۔ اول یہ کہ ایسا ذبیحہ حرام ہے۔ خواہ بسم اللہ کو بوقت ذبیحہ کے عمداًترک کرے یا سہواًیہ مروی ہے۔ عبد اللہ بن عمر۔ نافع۔ عامر شعبی۔ ابن سیرین سے اور وہ مروی ہے۔ امام مالک اور امام احمد سے اور صحابہ کی ایک جماعت سے۔ منتقدمین۔ اور متاخرین اور یہی مختار ہے۔ ابو ثور اور دائود ظاہری کا اور یہی مختار ہے۔

متاخرین شافعیہ کا جیسا کہ محمد بن محمد متاخرین شافعیہ سے اور دلیل ان کی یہ آیت ہے۔ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ مذہب ثانی یہ ہے کہ بسم اللہ بوقت زبح شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اگر عمداًیا نسیاناًرہے جائے تو کوئی مضر نہیں۔ یہ مذہب ہے۔ امام شافعی اور اس کے تمام اصحاب کا اور ایک روایت میں امام مالک اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے اہب بن عبد العزیز نے اسکے اصحاب سے نص فرمائی ہے حضرت ابن عباس۔ ابو ہریرہ۔ اور عطاء بن ابی رباح سے یہ مروی ہے و حمل الشافعی والصحابہ الایۃ الکریمہ

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ علی ماذبح لغیر اللہ

تیسرا مذہب۔ ترک بسم اللہ عند الذبح نسیاناًکوئی مضر نہیں۔ دیدہ دانستہ حلال نہیں۔ یہ مشہور ہے امام مالک۔ اور امام احمد بن حنبلؒ سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسے اصحاب اور اسحاق بن راہویہ کا۔ اور وہ مروی ہے حضرت علی۔ ابن عباس۔ سعید بن لمسیب۔ عطاء۔ طاوس۔ حسن بصری۔ ابی مالک۔ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ۔ جعفر بن محمد۔ ربیع بن عبد الرحمٰن۔ وغیرہ سے امام ابو الحسن مرغیانی نے اپنی کتاب میں اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاء اور نسیان کو معاف کر دیا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے۔ تو معاف ہے۔ روزے میں نقص نہیں۔ اگر کوئی نماز کو بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھے۔ اس کا وہ یہی وقت ہے۔ کھانے اور پینے میں بسم اللہ بھول جائے۔ تو جب یاد آجائے پڑھ لے۔ اسی طرح بوقت ذبح بسم اللہ بھول جائے یاد آنے پر پڑھ لے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ تیسرے مذہب کے مطابق ہے۔ اور حضرت ابو سعید محمد شرف الدین مرحوم کا فتویٰ مطابق مذہب اول کے ہے۔ شیخ الاسلام کا فتویٰ جواز پر ہے۔ اور مفتی ثانی کا فتوی احتیاط پر ہے۔ دلائل کی رو سے تیسرا مذہب قوی ہے۔ (ابو الحسنات علی محمد سعیدی۔ جامعہ سعیدیہ خانیوال)

الاستفتاء

(متعلق ذبیحہ)

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ ایک قصاب نے بوقت ذبح گھنڈی کو بجانب سینہ کر دیا ہے۔ ایک مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ ذبیحہ حلال ہے۔ کیونکہ ہدایہ میں ہے۔

وہی اختیاریۃ کا لجرح فیما بین اللبۃ واللحیین (ج 4 ص 418)

اور دوسری جگہ ہے۔ (ج 4 ص 421)

اور عینی شرح بخاری جلد 10 ص 37 میں ہے۔

وفی المبسوط ما بین اللبۃ واللحیین واللبۃ راس الصدر واللحیان الذقن

اور کنز کی شرح میں ہے۔

اور نیز جو عروق فقہائے حنفیہ نے ذبح کے وقت کٹنے کی لکھی ہیں۔ وہ دو2 ودج ایک حلقوم اور مروی ہے۔ اور امام کے نزدیک تین پر اکتفا کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ ہدایہ جلد نمبر 4 ص 421 میں ہے۔

اور دوسرے مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ذبیحہ حرام ہے۔، کیونکہ گھنڈ کے اوپر حلقوم اور مری نہیں لہذا دو رگیں کٹیں۔ پس ذبیحہ موافق مذہب امام ابو حنیفہ حرام ہوا۔ کیونکہ کاٹنا اکثر کا شرط ہے۔ اور شرح وقایہ میں ہے۔ **فلم یجز فوق العقدۃ** اگرچہ شرح میں ہے۔

والبعض افتوا بالجواز لقولہ علیہ السلام الزکواۃ بین اللبۃ واللحیین

اور متن شرح پر مقدم ہے۔ اور حدیث جو ذکر کی ہے وہ ضعیف ہے۔ شامی اور ذخیرہ میں اسی طرح ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کس کا فتویٰ از روئے شرح شریف مذہب اہل سنت میں صحیح اور درست ہے۔؟ اور فوق العقدۃ حلقوم اور مری اور دیگر رگیں ہیں یا نہیں اور فوق العقدۃ ذبح ہوتا ہے یا نہیں۔ **ینوا توجروا۔**

(2233/162-22 محرم 14 مارچ۔1358 ہجری 1939 عیسوی یوم سہ شنبہ)

مستفتی مولوی عبد الرزاق (صاحب مدرس سوم مدرسہ سعیدیہ) موزن مسجد الخالق پگ نگس دہلی مندرجہ بالا استفتاء حضرت شرف الدین صاحب محدث دہلوی نے خود مولوی عبد الرزاق صاحب کے نام سے بھیج کر جواب حاصل کیا تھا۔ تاکہ احناف پر حجت قائم رہ سکے (سعیدی)

الجواب۔

زبیحہ فوق العقدۃ کی حلت کے بارے میں پہلے مولوی صاحب کا بیان و تحریر صحیح ہے۔ (فتح القدیر الجز الثامن ص 57)

دوسرے مولوی صاحب کو حدیث مذکورہ کو ضعیف ٹھیرانا بغیر بیان کرنے ضعف کے صحیح اور قابل اعتبار نہ ہوگا۔ فقہاء عظام کا استدلال اس حدیث سے اس حدیث کا معتبر وقابل استدلال ہونے کی دلیل ہے۔ تو ضعیف ٹھرانے کا دعویٰ بغیر بیان کرنے وجہ ضعف کے صحیح نہ ہوگا۔ واللہ اعلم (مفتی محمد کفایت اللہ کان اللہ سرہ دہلی)

سوال۔

میں یہاں ایک ٹھاکر کے ہاں ملازم ہوں۔ کھانا بھی ان کے ہاں سے آتا ہے۔ گوشت ان کے ہاں پکتا ہے۔ جس کے متعلق مجھے تردد ہے۔ گوشت یا تو وہ شہر سے منگاتے ہیں۔ یا مجھ سے بکرا ذبح کراتے ہیں۔ میرے خیال میں جب کبھی ان کے ہاں گوشت پکتا ہے۔ میرا ہی ذبح کیا ہوا ہی پکتا ہے۔ چونکہ وہ گوشت نظروں سے غائب ہوجاتا ہے۔ اور گھر کے اندر سے پک کر آتا ہے۔ اس لئے میں کھاتا ہوں بعض لوگ کہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ اُسی گوشت میں سے ہے دیانت میں داخل نہیں۔ اور اس کا کھانا جائز ہے۔ پکا ہوا کھانا دیتے وقت وہ کچھ نہیں کہتے دریافت کرنے سے بھی وہ کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ہی ذبح کیا ہوا گوشت ہے۔ یا قبل اس کے اور کوئی بات بہر حال مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آیا گمان غالب پ کھا لینا چاہیے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے ہی ہاتھ کا ذبیحہ گھر میں سے پک کر آتا ہے قاضی خاں وغیرہ نے توان شبہات کو رفع کیا ہے۔ یعنی اگر وہ یہ کھائیں کہ یہ گوشت اسی میں کا ہے تو معاملہ ہے۔ اور اگر کہیں کہ یہ تمہارا یا کسی مسلمان کا ذبیحہ ہے تو دیانت ہے لیکن مجھ کو ابھی اطمینان نہیں ہوا ہے۔ لہذا مفصل جواب مرحمت فرمادیں۔

الجواب۔

حدیث

پس کافر کا یہ کہنا کہ یہ اُسی ذبیحہ کا گوشت ہے مجملہ دیانات متعلقہ حل وحرمت ہے لہذا حسب روایات بالا اس کا قول مقبول نہین جیسا ظاہر ہے ۔

حدیث

سوال ۔

اس حدیث کا کیا مطلب ہے ۔ ؟

من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا والکل ذبیحتنا

(بخاری)

مرزائی ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر ہمارے جیسی نمازیں پڑھتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ بھی کھاتے ہیں ۔ کیا اس حدیث کے پیش نظر وہ مسلمان تصور ہوں گے ؟ اگر نہیں تو حدیث کا کیا منشا ہے ۔ ؟ (مسائل ۔ صدیق الحسن فارقی)

الجواب ۔

قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں ۔ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہے ۔ مسئلہ ختم نبوت تواتر سے ثابت ہے اور اس پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے جو بھی شرعی مسئلہ تواتر سے ثابت ہو اس کا انکار یا اس کے خلاف عقیدہ رکھنا صریح کفر ہے کیونکہ شرعاً کفر کی تعریف یہ ہے ۔

انکار ما علم بالضرورۃ مجی الرسول بہ

شریعت میں جو بھی مسئلہ تواتر سے ثابت ہو اس کا انکار کفر ہے ۔ مرزائی چونکہ ختم نبوت کے منکر ہیں ۔ جو کہ تواتر سے ثابت ہے ۔ اور مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرتے ہیں ۔ اس بد عقیدہ کی بناء پر مرزائی مطلقاً کافر ہیں ۔

مندرجہ حدیث میں لفظ صلوٰۃ ۔ قبلہ ۔ ذبیحہ کی اضافت لفظ "نا" کی طرف ہے ۔ جس کا مدعا یہ ہے کہ جو شخص بھی نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ﷺ تسلیم کرتے ہوئے آپ کی بتائی ہوئی نماز پڑھے ۔ اور آپ کی تصدیق کی رو سے ہی قبلہ خانہ کعبہ کی طرف ہی متوجہ ہو ۔ اور آپ کی اطاعت اور ہدایت کی بنا پر ہی مسلمانوں کا ذبیحہ کھائے وہ صحیح العقیدہ مسلمان تصور ہو گا ۔

لیکن مرزائیوں کا معاملہ سراسر مندرجہ حدیث کے مفاد کے برعکس ہے ۔ مرزائی دیتا جس حد تک شرائع اسلام کی قائل یا غافل ہے ۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی اتباع ہے ۔

چونکہ متنبی قادیان کے پاس کوئی اصلاحی اور تعمیری پروگرام تھا ۔ اس لئے اسی میں عافیت سمجھی کہ گمراہ عوام کو شرائع اسلام کی تلقین کی جائے اور یہی فارمولا ان کے سامنے رکھا جائے ۔ چنانچہ مرزائی دنیا نماز روزہ وغیرہ شرائع اسلام کی اس لئے قائل ہے ۔ کہ ان کے جھوٹے نبی کی یہی ہدایت ہے ۔

اگر مرزا دجال اپنے پیروکاروں کو شرائع اسلام سے منع کر دیتا تو یقیناً اس ک تبعین سب احکامات کو خیر آباد کہہ دیتے اس کی زندہ مثال ہمارے سامنے موجود ہے ۔ قرآن مجید کی نصوص قطعیہ سے جہاد کی اہمیت اور قیامت تک اس کا دوام ثابت ہے ۔

ہماری شریعت نے اسلام کی سربلندی اور امت مسلمہ کی خوشحالی کو جہاد سے ہی وابستہ فرمایا ہے ۔ اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے ۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ اسے کسی انصاف پسند بادشاہ کا عدل یا ظالم کا ظلم نہیں مٹا سکے گا۔ لیکن اس کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا نصب العین ہی یہ بتایا ہے کہ مجھے ابلیس لعین نے محض جہاد کو منسوخ کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ چنانچہ اس جھوٹے حیا نے علی الاعلان کہا کہ جہاد منسوخ ہے۔ اوراب کوئی بھی اس کے جواز کا عقیدہ نہ رکھے۔

آج جس حد تک مرزائی دنیا موجود ہے۔ مرزا غلام احمد کی اطاعت کی بناء پر ان کا عقیدہ ہے کہ جہاد منسوخ ہے۔ گو قرآن وحدیث کی نصوص اس کے منافی ہیں۔

اسی طرح قادیان کا متنبی اگر یہ کہہ دیتا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ نہیں۔ (نعوذ باللہ) اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں۔ (نعوذ باللہ) اور خانہ کعبہ ہمارا قبلہ نہیں (نعوذ باللہ) نہ ہی نماز ہے اور نہ ہی روزہ وغیرہ احکامات تو مرزائیوں نے جھوٹے مدعی نبوت کی اطاعت میں سر تسلیم خم کرتے ہوئے سب کچھ قبول کر لینا تھا۔ اس سے بالکل عیاں ہے کہ مندرجہ بالا حدیث میں آپ ﷺ کی اطاعت اتباع کا ذکر ہے۔ اور مرزائی غلام احمد کے اطاعت گزار ہیں۔ لہذا مذکورہ حدیث کی بناء پر ان کو مسلمان تصور کرنا انتہائی جہالت ہے۔ اس کے ساتھ اس بات پر بھی غور ضروری ہے۔ کہ مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کے زمانہ میں منافقین کا گروہ موجود تھا۔ وہ ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر ہمارے جیسی نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ اور مسلمانوں کا ذبیحہ بھی کھالیتے تھے۔ جنگوں میں شریک ہوتے اس کے باجود قرآن مجید نے ان کو بدترین قسم کے کافر قرار دیا ہے۔ اور مندرجہ بالا حدیث کے پیش نظر ان کے مسلمان ہونے کے بارے میں کسی کو وہم وگمان تک پیدا نہیں ہوا۔ مرزائی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اس کے باوجود بعض علم و فضل کے مدعی مرزائیوں کو مندرجہ بالا حدیث کی رو سے مسلمان ثابت کرنے کا ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اور بعض اقتدار کے حریص اور عوام کے ووٹوں کے بھوکے اپنا نظریہ بنائے ہوئے ہیں کہ جو مرزائی ہین (مسلمانوں) کو کافر کہیں گے تو ہم بھی ان کو کافر کہیں گے ورنہ نہیں بات صاف ہے کہ جن وجوہات سے منافقین کافر ہیں انہیں کی بناء پر مرزائی بھی کافر ہیں۔

مذکورہ حدیث میں یہود ونصاریٰ وغیرہ کے مقابلہ میں مسلمانوں کی بظاہر امتیازی علامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر ان کے کسی ایسے اعتقاد کا انکشاف ہو جائے جو صریحاً کفر ہے۔ تو بلا شبہ وہ کافر ہوں گے۔ (ہفت روزہ الاسلام لاہور)

سوال۔

کوئی شخص بکرا یا مرغ کسی شہید یا ولی کے نام زبح کرے۔ اس مسئلہ میں کیا حکم ہے۔

جواب۔

زبح کرنا جانور کو بنام غیر خدا حرام ہے۔ وہ غیر خدا خواہ پیغمبر ہو خواہ ولی ہو خواہ شہید ہو خواہ غیر انسان ہو۔ اور اگر نے قصد کے تقرب کے ان لوگوں کے نام پر جانور ذبح کیا جاوے۔ تو وہ جانور حرام و مردار ہو جاتا ہے اور ذبح کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے۔ اس فعل سے پرہیز لازم ہے چنانچہ تفسیر کبیر اور تفسیر نیشا پوری اور دوسری تفسیروں میں مذکور ہے۔

یعنی علماء نے کہا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کوئی جانور ذبح کرے اور اسکے ذبح سے تقرب غیر اللہ کا مقصود ہو تو وہ مسلمان مرتد ہو جائے گا۔ اور اس کا ذبیحہ مانند ذبیحہ مرتد کے ہو جائے گا۔ یہ مضمون کتب تفاسیر کی عبارت مذکور ہے۔

(عبدالعزیز محدث دہلوی فتاوی عزیزیہ جلد 8 ص 97)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13 ص181-190

محدث فتویٰ